سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

26

نیشنل مجلس عاملہ جماعت کے ممبران کو ہدایات، حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو کی سعادت اور فیملی ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

30/اکتوبر 2016ء

(حصہ دوم آخر)

حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو کی سعادت

بعدازاں پروگرام کے مطابق پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر تشریف لائے۔ جہاں نیشنل مجلس عاملہ جماعت کینیڈا عاملہ خدام الاحمدیہ، جلسہ سالانہ کے شعبہ جات اور دوسرے مختلف جماعتی عہدیداران اور شعبہ جات نے درج ذیل 31 گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

قافلہ ڈرائیورز، GTA سیکشن، جلسہ سالانہ ناظمین، رابطہ ناظمین، خدمت خلق ناظمین، جلسہ گاہ ناظمین، مربیان کرام، مشن ہاؤس سٹاف اور مختلف شعبہ جات کے کارکنان، نیشنل مجلس عاملہ جماعت کینیڈا، MTA اینڈ آڈیو ٹیم، نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ، احمدیہ گزٹ ٹیم، پرائیویٹ سیکرٹری اینڈ تبشیر Correspondence ٹیم، مجلس عاملہ پیس ویلج، مجلس عاملہ جماعت Vaughan، مجلس عاملہ جماعت Weston، مجلس عاملہ جماعت Brampton، مجلس عاملہ جماعت Mississauga، احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن، مجلس انصار سلطان القلم، AMJ Inc، حفاظت خاص ٹیم، میڈیا ٹیم، قضاء بورڈ، پچاس سالہ کھیلوں کے مقابلہ جات باسکٹ بال ونر ٹیم، فٹ بال ونر ٹیم، مختلف مقابلہ جات کے ونرز، نیشنل جنرل سیکرٹری ڈیپارٹمنٹ، Refugee Settlement ٹیم، عمومی والنٹیئرز، خدمت خلق پارکنگ ٹیم، خدمت خلق سیکیورٹی ٹیم۔

فیملی ملاقاتیں

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر میں تشریف لے آئے۔ جہاں فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں بارہ خاندانوں کے 52 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان سبھی افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سات بجے تک جاری رہا۔

نیشنل عاملہ جماعت کو ہدایات

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنرل سیکرٹری صاحب سے جماعتوں کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ کینیڈا کی کل 45 جماعتیں ہیں اور 8 امارتیں ہیں اور سب جماعتوں سے باقاعدہ رپورٹیں آتی ہیں۔

اس کے بعد کینیڈا کے نائب امیر خلیفہ عبدالعزیز صاحب نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ان کے سپرد دفتری دعوت الی اللہ اور فنانس کا کام ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ کے معاونین بھی ہیں؟ جس پر انہوں نے بعض نام بتائے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ تو سب بوڑھے ہیں۔ آپ نے سارے ایسے ہی رکھے ہوئے ہیں؟

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ: ان کو تین نائبین دیں جن کی عمر چالیس اور پینتالیس کے درمیان ہو۔ مجھ سے منظوری لیں۔ سیکنڈ لائن تیار کریں۔ یہ کوئی کمال نہیں کہ ہم بڑا کام کر رہے ہیں۔ کمال یہ ہے کہ اپنے پیچھے Trained لوگ چھوڑ کر جائیں۔ جو آپ سے زیادہ کام کرنے والے ہوں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا کے سیکرٹری دعوت الی اللہ سے استفسار فرمایا کہ آپ نے (دعوت الی اللہ) کا پلان کیا بنایا ہے؟

اس پر سیکرٹری صاحب دعوت الی اللہ نے عرض کیا کہ ہر پاکستانی کو ایک ہفتہ دعوت الی اللہ کے لئے کہا گیا ہے۔ حضور انور کا ارشاد تھا کہ جو امیگرنٹ ہیں یا جو Refugees ہیں وہ شکرانے کے طور پر ایک ہفتہ دعوت الی اللہ کے لئے صرف کریں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پاکستان اور غیر پاکستانی کی پابندی کیوں ہے؟ شکرانہ تو ہر ایک نے دینا ہے چاہے وہ امیگرنٹ ہے یا کسی Skill Labour کی کیٹگری میں آیا ہے یا ریفیوجی بن کر آیا ہے۔ شکرانہ تو ہر ایک کو ادا کرنا پڑے گا۔ کون ہے جس کو حکومت کینیڈا نے دعوت نامہ بھیجا کہ تم یہاں آجاؤ ہم تمہارے بغیر چل نہیں سکتے۔ آدھے امیگرنٹس تو وہ کام ہی نہیں کرتے جس کام کی وجہ سے انہیں امیگریشن ملی ہوتی ہے۔ ڈاکٹر، انجینئر یا کسی اور کام کی امیگریشن لے کر آتے ہیں لیکن یہاں آکر ٹیکسیاں چلاتے ہیں اور اس میں بھی ٹیکس بچاتے ہیں۔ انہیں تو شکرانہ ادا کرنا چاہئے۔ اس لئے ان کو بھی (دعوت الی اللہ کے) پروگراموں میں شامل کریں۔ میں نے دیکھا ہے یہاں دنیاداری زیادہ ہوگئی ہے۔ دنیاداری کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ ایک طرف آپ لوگ اچھے اچھے بلند آواز میں نعرے لگا رہے ہوتے ہیں دوسری طرف جو عملی کام ہے اس میں کافی سستی ہے۔ تین چار سال پہلے آپ نے (دعوت الی اللہ) کا ایک مرتبہ پلان بنایا تھا۔ میں نے دو چار دفعہ آپ کی تعریف بھی کر دی کہ دور دراز علاقہ میں گئے اور چرچوں میں جاکر پروگرام کئے۔ مگر چرچوں میں ایک دو دفعہ گئے اور مخالفت ہوئی تو آپ لوگوں نے (دعوت الی اللہ) کا پروگرام ختم کر دیا۔

اس پر سیکرٹری صاحب دعوت الی اللہ نے عرض کیا کہ اب اسے پھر شروع کیا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تین سال تو یہ معاملہ ٹھنڈا رہا۔ اگر کیا بھی ہے تو کم از کم مجھے رپورٹیں نہیں آئیں۔ اس سے پہلے غالباً زیادہ رپورٹیں آتی رہی ہیں۔ نارتھ میں بھی چلے گئے۔ دور دور تک سفر بھی کر لئے۔ بعض چرچوں میں بھی چلے گئے۔ لیکن اس کا Follow Up کوئی نہیں ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: (دعوت الی اللہ) کا تو تبھی فائدہ ہے جب باقاعدہ ہو۔ افریقہ میں (مربیان) تھے وہ جب ایک جگہ جاتے تھے اور وہاں جماعت قائم کرتے تھے تو پھر وہاں پیدل جایا کرتے تھے اور مستقل رابطے رکھتے تھے۔ اب ہم نے بہت سی بیعتیں اس لئے ضائع کی ہیں کہ وہاں Follow Up کوئی نہیں۔ اب وہاں Follow Up شروع ہوا ہے اور دوبارہ رابطے بننے شروع ہوئے ہیں، جماعتیں بننا شروع ہوئی ہیں۔ ہر جگہ یہی حال ہے۔ یہ اصول تو ہر جگہ چلے گا۔ (دعوت الی اللہ) کا ایسا پروگرام بنائیں کہ ہر کوئی لیف لیٹس تقسیم کرے جس سے جماعت کا تعارف بڑھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ ایک دفعہ جماعت کے پیغام کا ابتدائی لیف لیٹ دے دو کہ ہم جماعت احمدیہ کا یہ پیغام دیتے ہیں۔ بلکہ اس کے بعد ایک اور لیف لیٹ آنا چاہئے تھا جس میں مزید تعارف ہوتا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر آنا چاہئے تھا۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ مختلف علاقوں کے لئے، مختلف نوعیت کے لوگوں کے لئے، ان کی نفسیات کو دیکھ کر لیف لیٹ بنانے چاہئیں۔ پھر دوسرے پروگرام بھی ہیں اور دوسرے (بروشر) Brochure ہیں وہ شائع ہونے چاہئیں۔ ہر ایک کو ملنے چاہئیں۔ (دعوت الی اللہ) میں صرف مذہب کو سامنے رکھ کر (دعوت الی اللہ) نہ کریں۔ اب تو دہریوں کی تعداد مذہب والوں سے زیادہ ہوگئی ہے۔ ان کو سامنے رکھ کر (دعوت الی اللہ) کے پروگرام بنائیں۔ دہریہ کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ آپ پکے...... ہیں یا نہیں؟ یا آپ کا اللہ سے تعلق ہے یا نہیں؟ آپ خدا پر یقین رکھتے ہیں یا نہیں؟ یا عیسائیت یا (دین) سچا ہے یا نہیں؟ اس کو تو اس سے غرض ہے کہ خدا ہے یا نہیں اور ہم نے یہی چیز اس کو بتانی ہے۔ اس لئے مختلف طبقوں کے لحاظ سے پروگرام بنائیں۔ آپ لوگ ایک پمفلٹ کو لے کر اس کو تقسیم کرتے گئے۔ تین لاکھ، چار لاکھ، پانچ لاکھ، ایک ملین کر لیا۔ اس کے بعد میں نے جو کہا تھا کہ اگلا پمفلٹ آنا چاہئے وہ آیا نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے یہی کہا تھا کہ کچھ لیف لیٹس امن اور (دین) کے بارہ میں ہونے چاہئیں اس کے بعد حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کے بارہ میں ہوں تاکہ لوگوں کو توجہ پیدا ہو۔ یہ لوگ جو نہیں مانتے، وہ اس لئے نہیں مانتے کیونکہ ان کو اللہ کی ذات کا کچھ تجربہ نہیں۔ غالباً Ottawa میں کوئی شخص آیا ہوا تھا جس نے کہا کہ مجھے خدا پر کوئی یقین نہیں۔ لیکن میری باتیں سننے کے بعد کہنے لگا کہ مجھے یہ توجہ پیدا ہوگئی ہے کہ شاید خدا ہو۔ اس طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ آخر وہ لوگ جو وہاں آئے وہ کسی کے رابطے کی وجہ سے ہی آئے تھے۔ تو ان رابطوں کو بڑھانا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل بات یہ ہے کہ ان کو (دین) کا پتہ ہی نہیں باوجود اس کے کہ وہ احمدیوں کو بھی جانتے

ہیں۔ یہ تو پتہ ہے کہ کس کو لے کر آنا ہے۔ لیکن اس بندے کو یہ نہیں پتہ تھا کہ احمدیت کیا ہے۔ یہی (دعوت الی اللہ) کا کام ہے کہ جو بھی آپ کا رابطہ ہو چاہے وہ سیاستدانوں سے ہو یا خارجیہ کے شعبہ کے ذریعہ سے ہوا، امور عامہ کے ذریعہ سے ہو یا کسی بھی شعبے کے ذریعے سے ہو۔ جس سے بھی رابطہ ہو اسے احمدیت کا تعارف بھی ہونا چاہئے کہ احمدیت کیا چیز ہے۔ تا کہ پیغام آگے پہنچے۔ اگر انصاراللہ یو کے ایک لاکھ کی تعداد میں کتاب لائف آف محمدؐ اور ایک لاکھ سے زائد پمفلٹ لوگوں کو دے سکتی ہے تو آپ لوگ بھی جماعتی طور پر دے سکتے ہیں۔ انصاراللہ کی تعداد تو جماعت سے کم ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر یہ بھی ہے کہ آپ کتابیں لفافے میں بند کر کے دے دیتے ہیں۔ آپ کو پتہ نہیں کہ اس شخص نے پڑھی ہے یا نہیں۔ اس لئے اس کتاب کو فروخت کریں۔ جو شخص ایک چیز خریدتا ہے تو وہ پڑھتا بھی ہے۔ بیشک معمولی سی قیمت ہو۔ چاہے ایک ڈالر کی بیچیں۔ جو خریدے گا وہ پڑھے گا۔ میں Boris Johnson جو لندن کا میئر تھا اس کے آفس گیا تھا۔ اس سے قرآن کریم کی باتیں ہو رہی تھیں۔ میں نے اس کے شیلف پر دیکھا کہ ایک قرآن کریم پڑا ہوا تھا۔ میں نے اسے کہا کہ اسے پڑھا بھی ہے؟ تو کہتا ہے جب سے آیا ہے نہیں کھولا۔ ان کا تو یہ حال ہوتا ہے کہ جا کر رکھ دیتے ہیں۔ میں نے اسے کہا کہ اس کو تھوڑا سا پڑھو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ جب تک مستقل رابطہ نہیں ہوگا، اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ کچھ لوگ ٹارگٹ کرنے چاہئیں۔ ان کے پاس بار بار جانا چاہئے۔ کچھ سیاستدان، کچھ بڑے لوگ، کچھ پروفیسر ٹارگٹ کرلیں۔ یہ سب آپ کے مستقل رابطے میں ہوں۔ یہ نہیں کہ کینیڈا ڈے ہوگا تو ان سے رابطہ کریں گے یا کرسمس پر کیک بھیج دیں گے۔ ویسے بھی سارا سال رابطہ رہنا چاہئے۔ سیکرٹری امور خارجیہ ان لوگوں سے رابطہ بڑھائیں۔ سال میں دو چار دعوتیں ہو جائیں تو رابطہ ہو جاتا ہے۔ پریس کے لوگوں کے ساتھ بھی رابطہ ہوا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی مدد کرتا ہے۔ یہ جو میڈیا اور پریس میں جماعت کے حق میں ایک ہوا چلی ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اب آپ اسی بات پر خوش رہیں گے کہ Peter Mansbridge کا ایک انٹرویو ہو گیا تو کافی ہو گیا۔ ہم نے جو حاصل کرنا تھا، کرلیا۔ ابھی تو آپ نے صرف سیڑھی کے کونے پر پاؤں رکھا ہے۔ ابھی تو بہت زیادہ سیڑھیاں چڑھنی ہیں۔ صرف ایک Mansbridge نہ ہو بلکہ سینکڑوں، لاکھوں Mansbridge ہوں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری صاحب دعوت الی اللہ نے بتایا کہ پچھلے سال میں 4 لاکھ 51 ہزار فلائر تقسیم ہوئے۔ اس میں امن کے موضوع سے تعلق رکھنے والے بھی شامل تھے اور بعثت حضرت مسیح موعود اور لائف آف محمدؐ پر بھی فلائر شامل ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جن لوگوں سے رابطہ کرتے ہیں ان سے بعد میں مستقل رابطہ ہونا چاہئے۔ خدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور لجنہ سے بھی یہی تاثر ملا ہے کہ (دعوت الی اللہ) کے شعبہ میں جو بیعتیں ہوتی ہیں ان میں سے آدھوں سے اس لئے رابطے ختم ہو جاتے ہیں کہ جس Contact کے ذریعہ سے بیعت ہوئی ہوتی ہے وہ آگے Active نہیں ہوتا۔ حالانکہ تین سال بہرحال اس کو تربیت نومبائعین کے تحت رکھ کر اپنے ساتھ چلانا ہوگا۔ جس احمدی کے ذریعہ سے بیعت ہوئی اس کو بھی احساس دلانا ہوگا کہ تم نے یہ بیعت کرالی اور اب یہ نہ سمجھو کہ تم نے اپنا مقصد حاصل کر لیا۔ جب تک اس بیعت کو Mainstream کا حصہ نہیں بناتے تب تک فائدہ نہیں۔ ایسی Netting کا کوئی فائدہ نہیں کہ پرندہ ہاتھ میں پکڑا اور اس کے بعد اڑ گیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تربیت نومبائعین سے استفسار فرمایا کہ گزشتہ تین سالوں میں آپ کی جتنی بیعتیں ہوئی تھیں ان میں سے کتنے قائم ہیں؟

اس پر سیکرٹری صاحب تربیت نومبائعین نے بتایا کہ کل تعداد 204 ہے جس میں سے 120 کے ساتھ رابطہ ہے۔ باقیوں کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: 120 کے ساتھ رابطہ ہے تو اس کا مطلب ہے 84 آپ کے رابطہ میں نہیں ہیں۔ تو اس کا تو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ جن کے ذریعہ سے یہ بیعتیں ہوئی تھیں ان کے نام آپ کے پاس ہیں؟ ان سے رابطہ کریں۔ آپ تو جوان آدمی ہیں۔ جوانوں کی طرح کام کریں۔

سیکرٹری صاحب نے عرض کیا کہ ان میں سے بعض شادی والی بیعتیں ہوتی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو شادی والی بیعتیں ہوتی ہیں تو کیا شادی کے بعد ان سب کی طلاق ہو جاتی ہے؟ جو شادی والی بیعتیں ہیں وہ احمدی تو ہیں۔ آپ سے لڑکا یا لڑکی نکاح فارم پر دستخط کروانے آتے ہیں تو ان سے کہو کہ پہلے تم یہ لکھ کر دو کہ تین سال اپنے خاوند یا بیوی کو (بیت) میں لے کر آؤ گے۔ کوئی نہ کوئی شرط تو لگائیں۔ بلاوجہ اجازت دینے کے لئے مجھ سے دستخط کروا لیتے ہیں۔ پھر میں نے خطبہ میں یہ بھی کہا تھا کہ جو لوگ شادی کی غرض سے بیعتیں کروا لیتے ہیں یا بعض ویسے بھی اجازت لے لیتے ہیں۔ تو اگر یہ احمدی نہیں بھی ہیں تو کم از کم ان خاندانوں کو (دعوت الی اللہ) کی طرف لائیں۔ تم ایک ایسا احمدی لڑکا بناؤ جو احمدی لڑکی سے شادی کرے۔ میرے ہر خطبہ میں کوئی نہ کوئی پوائنٹ ہوتا ہے۔ ہر شعبہ کو چاہئے کہ پوائنٹ نکال کر اس پر عمل شروع کر دیا کرے۔ اگر سارے سال کے پوائنٹس نکالے جائیں تو بیشمار پوائنٹس آپ کو مل جائیں گے۔

اس کے بعد ایک نائب امیر نے عرض کیا کہ ان کے پاس نیشنل بیت الذکر فنڈ کا شعبہ ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیلگری والے کہتے ہیں کہ ہمیں ایک بڑی (بیت) بنا دی ہے، اگر چھوٹی (بیوت) بنائی ہوتیں تو زیادہ اچھی تربیت ہو سکتی تھی۔ چھوٹی (بیوت) مزید بنیں تو تربیت کا کام اور جماعتی نظام بہتر ہو سکتا ہے۔ چھوٹی (بیوت) بنائیں تو اس طرح ہر جگہ تعارف ہو جائے گا۔ سو، سو، ڈیڑھ سو لوگوں کے لئے ایک (بیت) بن جائے تو کافی ہے۔ چھوٹی (بیوت) کے لئے ایک نقشہ بنوائیں۔ احمدی آرکیٹیکٹس اور لوگوں سے مشورہ لیں۔ نقشے بنانا بھی جائیداد کا کام ہے۔ مختلف قسم کے نقشے بنوا کر رکھیں۔ آپ کے ہاں آرکیٹیکٹ سٹوڈنٹ بھی ہیں۔ ان طلباء کا آپس میں مقابلہ کروائیں۔ ان سے کہیں کہ (بیت) بنانے کے لئے ہمیں مشورہ دیں جو ہر علاقے کے موسم کے لحاظ سے Suit کرتا ہو۔ ان آرکیٹیکٹ سٹوڈنٹس سے نقشے بنوانے کے لئے خدام الاحمدیہ سے کام لیں۔ جرمنی میں پڑھنے والے طالبعلموں نے بڑے اچھے اچھے نقشے بنا کر دیئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو بھی (بیت) بنانی ہے وہ کہاں بنانی ہے؟ کتنی بڑی بنانی ہے یا کیسے بنانی ہے اس کی عاملہ میں بھی Discussion ہونی چاہئے۔ باقیوں کی رائے بھی سامنے آنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ: اگلے سال کی شوریٰ کے ایجنڈے میں بھی یہ شامل کریں کہ جماعت کو (بیوت) بنانے کے لئے کیا کوششیں کرنی چاہئیں۔ اس کے لئے جماعتیں کوئی لائحہ عمل اور تجاویز پیش کریں۔ جماعتوں کو شامل کریں گے تو پھر ان سے (بیوت) کے لئے فنڈ بھی لے سکیں گے۔ ویسے تو جب آپ لوگ جاتے ہیں تو لوگ اللہ کے فضل سے (بیت) فنڈ میں قربانیاں کرتے ہیں، پیسے بھی دیتے ہیں۔ مجھے بھی لکھتے ہیں کہ مبارک نذیر صاحب آئے تھے اور انہوں نے ایسی دھواں دھار تقریر کی کہ ہم نے اتنا فنڈ اکٹھا کر لیا۔ آپ کی تقریروں سے لوگ پیسے تو دے دیتے ہیں لیکن اب تقریریں یہ بھی کریں کہ (بیوت) کو آباد کریں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری وقف جدید نے بتایا کہ امسال کے ٹارگٹ میں سے اب تک سات لاکھ کے قریب جمع ہو چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ: خدام الاحمدیہ اور لجنہ سے تعاون کی درخواست کریں۔ ان کو یاددہانی کروایا کریں۔ لجنہ اور ناصرات کو بھی یاددہانی کروائیں۔ سال میں ایک دفعہ ریمائنڈر بھیجنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ ہر مہینہ جانا چاہئے۔ سال میں بارہ ریمائنڈر جانے چاہئیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ ہم نے تو کام کر دیا تھا لیکن انہوں نے بات نہیں مانی۔ اگر ایسی بات ہو تو میں سال میں 52 خطبوں کی بجائے ایک ہی خطبہ دیا کروں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تربیت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: تربیت کا شعبہ بڑا اہم شعبہ ہے۔ تربیت کا شعبہ اگر فعال ہو جائے تو (دعوت الی اللہ) کا شعبہ بھی ٹھیک ہو جائے گا۔ مال بھی ٹھیک ہو جائے گا۔ امور عامہ کا شعبہ بھی ٹھیک ہو جائے گا، تحریک جدید اور وقف جدید کے شعبہ بھی ٹھیک ہو جائیں گے۔ جنرل سیکرٹری کو رپورٹیں بھی آنے لگ جائیں گی۔ تو شعبہ تربیت کیا کر رہا ہے؟ اس پر سیکرٹری صاحب تربیت نے عرض کیا کہ حضور انور کا جو خطبہ آیا تھا کہ انفرادی بیماریاں، قومی بیماریوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور نقصان پہنچاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں تعلق باللہ اس کا حل ہے۔ اس کے اوپر ہماری شوریٰ کی ایک تجویز تھی۔ اس پر کام ہوا ہے۔ خاکسار چالیس جماعتوں میں اجلاس عام میں گیا ہے اور ان کے ساتھ Interactive Style Discussion کی ہیں۔ ان پروگراموں میں پانچ ہزار سے زائد لوگ آئے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تربیت کا یہ حال ہے کہ آپ کے پیس ویلج میں دو ہزار سے زیادہ لوگ ہیں۔ پانچ سو خدام ہیں۔ چار سو سے زیادہ انصار ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ میرے آنے کی وجہ سے لوگوں میں بہت بیداری ہے اور بڑی تبدیلی آئی ہے۔ اب جبکہ لمبی راتیں بھی ہیں لیکن اس کے باوجود فجر کی نماز میں پچھلی دو تین صفیں خالی ہوتی ہیں۔ میں نے باقی میٹنگز میں بھی کہا ہے اور آپ کو بھی بتا رہا ہوں کہ میں جب جرمنی جاتا ہوں تو گرمیوں میں بھی جب نماز فجر صبح چار بجے اور نماز عشاء رات کو دس، ساڑھے دس بجے ہوتی ہے لوگ پچیس تیس کلومیٹر کا سفر کر کے آئے ہوتے ہیں۔ وہاں کی (بیت) میں بھی سات آٹھ سو کی Capacity ہے۔ وہ پوری طرح بھری ہوتی ہے بلکہ باہر کی طرف Over Flow ہوتا ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ دنیاداری کا رجحان چھوڑیں۔ یہاں یہ رجحان زیادہ ہو رہا ہے۔ ہر ملک میں ہو رہا ہے، یورپ میں بھی ہو رہا ہے لیکن پھر بھی

لوگ کم از کم ان دنوں میں سفر کر کے آتے ہیں اور یہاں گھر بیٹھے ہوئے ہیں، سامنے (بیت) ہے پھر بھی دو تین صفیں خالی ہیں۔ تربیت کا یہ بہت بڑا کام ہے۔ نمازوں کی عادت نہیں ڈال رہے تو کیا فائدہ؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نوجوانوں میں Marijuana اور دوسرے نشوں کی عادت بڑھ رہی ہے۔ اس کے لئے انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کو Involve کریں۔ یہ آپ کے رعب سے، دبکے سے، ڈرانے سے ٹھیک نہیں ہوگا۔ اس کے لئے آپ کو انہی لوگوں میں سے مضبوط ایمان والے، مضبوط کریکٹر والے لوگ تلاش کرنے ہوں گے جو نوجوانوں کے ساتھ دوستی کر کے ان کو آہستہ آہستہ اس کے نقصان بتائیں۔ ہالینڈ کی طرح امریکہ میں بھی Marijuana لیگل ہو رہی ہے اور شاید یہاں بھی ہو جائے۔ جب یہ لیگل ہو گئی تو نشے کا اور بھی زیادہ امکان ہے۔ پیس ولیج اور ابوڈ آف پیس کی شکایتیں زیادہ ہیں۔ باقی جگہ بھی ہوں گے لیکن وہاں احمدی پھیلے ہوئے ہیں۔ یہاں لوگ آتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ لڑکے گروپ بنا کر بیٹھے ہوتے ہیں اور نشہ کر رہے ہوتے ہیں اور بڑے وہاں سے آنکھیں جھکا کر گزر جاتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک اپنے اپنے طور پر اگر سمجھانے کی کوشش کرے تو سمجھایا جا سکتا ہے۔ ایک جذباتی Approach بھی ہوتی ہے۔ ان کو کہو کہ تم احمدی ہو، تو احمدیت کیا کہتی ہے؟ (دین) کیا کہتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کیا کہتا ہے؟ تربیت کا کام ہے کہ ان کو یہ Realize کروائیں کہ تم کون ہو اور تم سے کیا توقعات ہیں اور پھر Scientifically بھی ثابت کریں کہ اس کے کیا کیا نقصانات ہیں۔ کوئی کہہ دیتا ہے کہ میری کمر میں درد ہے اس لئے پیتا ہوں۔ کوئی کہہ دیتا ہے کہ میری فلاں تکلیف ہے اس لئے پیتا ہوں۔ میرے خیال میں مرکزی عاملہ میں تو کوئی نہیں پیتا ہوگا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر نیشنل عاملہ کے ممبران اور خدام، انصار اور اطفال کی عاملہ کی نمازوں پر حاضری پوری ہو تو 150 تو اسی سے پورے ہو جاتے ہیں۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ بعض اوقات میٹنگ رات دیر تک چلی جاتی ہے جس کی وجہ سے بعض ممبران کہتے ہیں کہ فجر کی نماز پر آنا مشکل ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ کیا ساری رات میٹنگز چلتی ہیں؟ عاملہ کے ممبران ساری رات بھی جاگیں تو ان کا فرض ہے کہ فجر کی نماز پڑھ کر سوئیں اور اگر نیند نہیں آتی تو نہ سوئیں۔ یہ تو بہانے ہیں۔ یہ سب Flimsy Excuses ہیں۔ ایسے لوگ جو یہ کہتے ہیں، چاہے وہ لوکل عاملہ کے ممبر ہیں یا نیشنل عاملہ یا مرکزی عاملہ کے ان کو دو دفعہ وارننگ دیں کہ یہ کوئی بہانہ نہیں ہے اور تیسری دفعہ امیر صاحب کو خط لکھیں اور اس کی کاپی مجھے بھیج دیں۔ ایسا شخص پھر عاملہ کا ممبر بھی نہیں رہ سکتا۔ کہہ دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا کہ اللہ کو تیرے کام تیری نمازوں سے زیادہ پسند آئے یا اسی قسم کے الفاظ ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود کے لئے تھا، میرے اور آپ کے لئے نہیں تھا۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ جماعت میں بعض مرتبہ Homosexuality جیسے معاملات سامنے آجاتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے خدام الاحمدیہ کو بھی کہا تھا کہ ایسے Issues کو تحمل سے دیکھنا چاہئے اور سننا چاہئے۔ اول تو یہ برائی اس وقت بڑھتی ہے جب کھلی اجازت دے دی جائے۔ میں جانتا ہوں بہت ساری انگریز عورتوں نے بھی بیان کیا ہے کہ ہمارے گھر اچھے بھلے تھے۔ ہم میاں بیوی رہ رہے تھے لیکن جب یہ کلب بن گئے ہیں یا قانون پاس ہو گیا ہے تو لوگ ایک Enjoyment کے لئے یا یہ دیکھنے کے لئے ایسے لوگ کیا کرتے ہیں کلبوں میں جانے لگ گئے ہیں۔ بعد میں وہ ان لوگوں والی حرکتیں شروع کر دیتے ہیں تو یہ تو بتانا پڑے گا۔ باقی جو واقعی Homosexual ہیں ان کو نفسیاتی طور پر بیماریاں ہیں جس کا علاج ہو سکتا ہے۔ میں نے بعضوں کے علاج کروائے ہیں اور وہ ٹھیک ہو گئے ہیں۔ انہوں نے شادیاں بھی کر لیں۔ خود یہ لوگ کہتے ہیں کہ حکومت نے تو ایک بہانہ بنا دیا کہ تم اس کے خلاف بولو گے تو یوں ہو جائے گا اور ایسا ہو جائے گا۔ اس وجہ سے لوگ زیادہ Encourage ہونے لگے ہیں کہ ہم بھی یہ کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لندن میں ایک انگریز ہے وہ پہلے خود اس میں مبتلا تھا لیکن اب اس نے اپنے آپ کو ٹھیک کیا ہے اور اب دوسروں کے بھی علاج کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس کے 90 فیصد کیسز کامیاب ہو رہے ہیں۔ اس لئے ایسے کیسوں کو خدام الاحمدیہ کے تعاون سے اور اگر لڑکیوں میں ہیں تو لجنہ کے تعاون سے دیکھنا ہوگا۔ سکولوں میں، کالجوں میں صرف آپس میں گھلنے ملنے سے اور باتیں کرنے سے یہ برائیاں پیدا ہو رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا علاج کرنا ہوگا اور پہلے سے بڑھ کر کرنا ہوگا۔ جو آپ کی تربیت کی روٹین کی سکیم ہے اس سے کام نہیں چلیں گے۔ ہر طبقہ کے لئے آپ کو ایک سکیم بنانی پڑے گی۔

اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ ان کیسز میں کس قسم کی approach ہونی چاہئے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نرم رویہ رکھنا چاہئے اور زیادہ Aggressive نہیں ہونا چاہئے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم یہ نہیں کہتے کہ انہیں ماریں یا ان کا سر پھوڑیں یا ان سے نفرت کرنا شروع کر دیں۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام چونکہ بہت نرم دل تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے قوم لوط کے حوالہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں سزا نہ دے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اے ابراہیم! تو اس بات سے کنارہ کر لے اور اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو تباہ کر دیا۔ سزا دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ وہ اس دنیا میں دے یا اگلے جہاں میں۔ لیکن ہم دین سے ہٹ کر کام نہیں کر سکتے۔ میں کئی جگہ لوگوں کو یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر ایک قوم کو اس لئے تباہ کیا گیا کہ اس میں یہ بھی بہت بڑی برائی تھی تو آج اگر یہی برائی قومی بن جاتی ہے تو کیا اللہ تعالیٰ ان کو تباہ نہیں کرے گا؟ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر ان میں سے ایک بھی نیک ہوگا تو میں تباہ نہیں کروں گا۔ اس لئے جب تک آپ لوگوں میں نیکیاں ہیں تو اس وقت تک لوگ تباہ نہیں ہوں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ عذاب کیوں نہیں آتا؟ اس لئے نہیں آتا کیونکہ اللہ نے ایک شرط یہ بھی لگائی تھی کہ کوئی ایک نیک ہوگا، کچھ نیک لوگ ہوں گے تو بچ جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود نے یہ مضمون بڑا کھول کر لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا تھا کہ اگر ایک بھی نیک ہوگا تو میں تباہ نہیں کروں گا۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ ساری قوم ہی بگڑ گئی تھی اور جس طرف یہ جا رہے ہیں لگتا ہے کہ ساری قوم کو ہی بگاڑ دیں گے۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ بعض سیاستدان ایسی برائیوں میں مبتلا ہیں کیا ہم نے ان کو الیکشن میں جماعتی طور پر Support کرنا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایسے سیاستدان جن کے بارہ میں واضح پتہ ہے کہ یہ اس قسم کے ہیں ان کی نہ ہم نے Support کرنی ہے اور نہ مخالفت۔ لوگوں کو Freedom دیں۔ وہ جو چاہے کریں۔ جماعتی طور پر اس کی کوئی پالیسی نہیں ہونی چاہئے۔ اس کے مقابلہ پر دیکھیں کہ دوسرا کس قسم کا ہے۔ اگر دونوں ایسے ہیں تو انہیں چھوڑیں۔ اگر ایک بہتر ہے اور وہ بھی آپ کے پاس آتا ہے تو ٹھیک ہے آپ اس کی Support کر دیں لیکن دوسرے کی مخالفت نہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایسے لوگوں کے لئے ہمارے پاس Soft Corner یہی ہے کہ ان سے ہمدردی رکھیں، ان کو تباہی سے بچائیں۔ ہمیں اگر ان سے محبت ہے تو محبت کے مختلف معیار ہوتے ہیں۔ ہر جگہ ایک جیسے معیار نہیں ہوتے۔ ماں کی بچے کے ساتھ، خاوند کی بیوی کے ساتھ، بہن کی بھائی کے ساتھ، ماموں کی بھانجے کے ساتھ، یا مختلف رشتوں کی محبت میں فرق ہوتا ہے۔ جو رشتوں میں فرق ہے، وہی محبت میں فرق ہے۔ محبت کی Definition ہر جگہ بدل جاتی ہے اور اس کا معیار بھی بدل جاتا ہے۔ ہمارا ان لوگوں سے محبت کا یہ معیار ہے کہ ہم ان قوموں کو بچانے کے لئے ان کو بتائیں۔ اگر یہ نہیں مانتے تو ان کا اپنا مسئلہ ہے۔ ہاں اگر آپ کا ان سے تعلق ہے اور ان میں سے اگر کوئی (بیت) میں آجائے تو کیا آپ اسے روک دیں گے؟ نہیں! سویڈن میں ایک پریس والے نے یہ سوال کیا تھا کہ کیا ایسا شخص (بیت) میں آسکتا ہے؟ میں نے یہی کہا تھا کہ اگر کوئی آتا ہے اور نماز پڑھتا ہے یا پڑھتی ہے تو ٹھیک ہے نماز پڑھے اور چلا جائے۔ لیکن اس کا یہ فعل بہر حال ناپسندیدہ ہوگا۔ اس کو ہم سمجھانے کی اس لئے کوشش کریں گے کہ ہمارے دین کے مطابق یہ غلط چیز ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس غلطی کی وجہ سے اس کو سزا نہ ملے۔ اس کو سزا سے بچانا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ایسے لوگوں سے تعلقات ختم کرنے کی وجہ سے ہم Isolate ہو جائیں گے تو اگر آپ اللہ کی خاطر ہوں گے تو اللہ اس سے بہتر سامان پیدا کر دے گا۔ اس لئے اس چیز کو دماغوں سے نکال دیں کہ کینیڈا میں جماعت احمدیہ کی ترقی کسی پارلیمنٹ کے ممبر سے ہونی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونی ہے۔ جہاں آپ سمجھیں گے کہ ہمارا ان کے بغیر گزارا نہیں وہیں آپ سمجھیں کہ آپ ختم ہو گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں جو پہلے پرائم منسٹر تھا اس کے دور میں یہ قانون بن رہا تھا۔ میں اس سے ملا تھا اور اس کو میں نے بڑے واضح طور پر کہا تھا کہ اس چیز کو نہ چھیڑو۔ کتنے لوگوں کی خاطر یہ قانون بنا رہے ہیں؟ اس نے کہا صرف پانچ سو ہیں۔ اب قانون بننے کے بعد پانچ سو کے پچاس لاکھ ہو گئے ہوں گے یا شاید اس سے بھی زیادہ ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہاں ہمارے مشن ہاؤس کے قریب ہماری (بیت) کے سامنے ہی دوسری طرف ایک انگریز عورت رہتی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ میرے خاوند کا ایک دوست تھا جس کا میرے خاوند کو پتہ تھا کہ اسے عورت میں کوئی Interest نہیں ہے۔ اس لئے جب میرا خاوند باہر دورے پر جاتا تو اپنے اس دوست کو کہہ جاتا کہ Mary کا پتہ کرتے رہنا۔ لیکن جب سے یہ قانون پاس ہوا ہے اور باقاعدہ کلب بن گئے ہیں اس نے میرے خاوند کو بھی کہنا شروع کر دیا کہ چلو آؤ چلیں Enjoyment کریں۔ تم صرف دیکھنا کہ ہم وہاں کیا کرتے ہیں۔ کلبوں میں جانے کی وجہ سے اس نے پچاس ساٹھ سال کی عمر کو پہنچنے والے مرد کو گندی عادت ڈال

دی۔ یہ تو حالات ہیں۔ یہ قومیں تباہی کی طرف جارہی ہیں۔ محبت یہی ہے کہ ان کو تباہی سے بچائیں۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وہاں یوکے میں میں نے دیکھا ہے کہ لوگوں نے آوازیں اٹھانا شروع کردی ہیں۔ان کو خود ہی احساس پیدا ہونا شروع ہوگیا ہے کہ آہستہ آہستہ ان کی نسل ختم ہو جائے گی۔ جب نسل ختم ہوگئی تو یہی تباہی ہے۔اس لئے ہماری Approach یہ نہیں ہے۔ ہر احمدی کا اپنا ووٹنگ کا Right ہے جسے وہ جہاں چاہتا ہے استعمال کرے۔ جماعتی طور پر کوئی Effort نہیں ہونی چاہئے۔

سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ کچھ قرآن کریم کی آیات اوراحادیث بھی میاں بیوی کے تعلقات کے بارہ میں ہیں۔اس وقت ہمارے سکولوں کے گریڈ 9 اور 10 میں جو نصاب پڑھایا جاتا ہے اس میں سے کسی کا بھی یہ حصہ نہیں ہے۔انہیں معلوم نہیں کہ اس بارہ میں دینی احکام کیا ہیں؟ کیا ہم اس کا سلیبس بنالیں؟

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ باتیں تو بڑی عمر کے بچوں کو پتہ ہونی چاہئیں۔چھوٹے بچوں کو تو ویسے ہی پتہ نہیں ہوتا۔ میں نے کئی بچوں کو جو پرائمری میں پڑھتے ہیں ان سے پوچھا ہے۔ وہ تو ویسے ہی پریشان ہو جاتے ہیں، انہیں پتہ نہیں لگتا کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ تیرہ چودہ سال کی عمر میں آکر بچے لڑکے اورلڑکیاں دونوں اپنے دوستوں کی وجہ سے خراب ہوتے ہیں۔ اس وقت ماں باپ کا بھی کام ہے کہ ان کو بتائیں کہ برااور بھلا کیا ہے۔اس بارہ میں (دین) کی تعلیم کیا ہے؟

ماں باپ کو واضح طور پر بتانا چاہئے۔ماں باپ جھجکتے رہتے ہیں۔ پھر باہر کے ماحول کے زیراثر لڑکے اورلڑکیاں جو سیکھتے ہیں وہ کرتے ہیں۔اس لئے یہ تو بہرحال پتہ ہونا چاہئے۔ آخر پرانے زمانے میں بارہ تیرہ سال کی عمر میں شادیاں ہوجاتی تھیں بلکہ اس سے پہلے بھی ہوجاتی تھیں۔ پرانا زمانہ کیا؟ آج سے اسی سال پہلے ہی چودہ چودہ سال کی عمر میں بچے ہو جاتے تھے۔سب کچھ پتہ ہوتا تھا تو ہی بچے ہوتے تھے۔پس جب یہ جوانی کی عمر آجاتی ہے تو یہ ساری باتیں پتہ ہونی چاہئیں۔ ہمارے ماحول میں بارہ سے تیرہ، چودہ پندرہ سال کی عمر میں جوانی آجاتی ہے۔اس عمر میں اچھے برے کی تمیز ہونی چاہئے۔لڑکیوں اورلڑکوں کو پتہ ہونا چاہئے۔پھر ماں باپ کی نگرانی بھی ہونی چاہئے کہ رات کو کیا فلم دیکھ رہے ہیں۔بعض دفعہ آپ بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ یہاں تو پتہ نہیں وہاں یوکے میں تو لکھا ہوتا ہے کہ فلاں پروگرام یا فلمیں بچوں کو نہ دکھاؤ۔اس میں مختلف قسم کی فلمیں ہوتی ہیں۔اگر باپ سارادن بیٹھ کراس کی ریکارڈنگ دیکھتا رہے گا تو بچوں پر کیا اثر ہوگا۔کئی عورتیں شکایت کرتی ہیں کہ ہمارے خاوند اس طرح بیٹھ کر یہ فلمیں دیکھتے رہتے ہیں اور بچوں پر برا اثر پڑتا ہے۔ گھر کے ماحول میں میاں بیوی دونوں کو اکٹھے کوشش کرنی ہوگی۔مشترکہ کوشش ہونی چاہئے کہ بچوں کو جو کچھ سکولوں میں بتایا جاتا ہے اس کے علاوہ بھی ہم نے ان کو بتانا ہے۔ماں باپ کو کہنا ہے کہ شرمانا نہیں بلکہ اس ماحول میں آپ کو بتانا ہوگا۔ پھر اب بہت سارے ریفیوجی آرہے ہیں، Gay Asylum Seeker آرہے ہیں۔ ماں باپ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ جب بچے نوگریڈ دس گریڈ میں جائیں گے تو ایک سال میں سب ان کو پتہ لگ جائے گا۔

اس پر سیکرٹری تربیت نے عرض کیا کہ کیا اس مضمون کو ہم اپنی کلاسوں میں بھی Cover کریں یا صرف ماں باپ کے ذریعہ ہی Cover کروائیں؟

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک تو ماں باپ کے ذریعہ سے بھی کریں اور پھر کلاس میں صرف ان لوگوں کی کلاس ہو جو اس عمر کے گروپ کے ہوں۔ ان سے پوچھا جائے کہ تم سکول میں کیا پڑھ رہے ہو؟ دیکھیں کہ انہیں سکولوں میں کیا پڑھایا جارہا ہے۔ پھر ان کو بتائیں کہ دینی طریق کیا ہے۔

سیکرٹری صاحب تربیت نے بتایا کہ Pre-Marital کونسلنگ بھی جاری ہے۔

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن اس کے باوجود مجھے یہاں بہت سی لڑکیاں ملی ہیں جن کو ان کے خاوندوں نے چھوڑ دیا ہے۔ اصلاحی کمیٹیوں کو دوبارہ بنائیں۔ زیادہ Effective ہونی چاہئیں۔

اس کے بعد سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ ان کے ریکارڈ کے مطابق ایلیمنٹری سکول میں 976 لڑکے اور 601 لڑکیاں ہیں۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تعلیم کا شعبہ صرف دینی تعلیم کا ہی نہیں بلکہ آپ نے ہر قسم کے Students کا ریکارڈ رکھنا ہوتا ہے۔آپ کے پاس دوتین ہزار Students ہیں۔ تعلیم کے شعبہ کو چاہئے کہ سٹوڈنٹ کو Encourage کریں کہ سائنس میں آگے جائیں۔ میں نے کل Students کی کلاس میں بھی کہا تھا کہ زیادہ سے زیادہ سٹوڈنٹس اورلڑکے خاص طور پر سائنس میں جائیں۔ یورپ میں تو سائنس میں آگے جانے کا رجحان پیدا ہورہا ہے لیکن یہاں نہیں ہے۔لڑکیوں میں بھی نہیں ہے۔ یہ رجحان لڑکیوں میں بھی پیدا کرنا چاہئے۔

بعدازاں سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ وہ احمدیہ گزٹ شائع کرتے ہیں۔اسی طرح وکالت اشاعت سے کتابیں منگوانا بھی ان کی ذمہ داری ہے۔

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس دفعہ کے احمدیہ گزٹ کے ٹائٹل پیج پر میری تصویر لگائی ہوئی ہے۔میں نے تو رسائل کے ٹائٹل پیج پر تصویر دینے سے منع کیا ہوا ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جتنی بھی کتب قادیان میں چھپی ہیں ان کی لسٹیں منگوائیں اور جو کتابیں اس وقت آپ کے پاس نہیں ہیں انہیں منگوائیں اور بیچیں۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں لائف آف محمدؐ کم قیمت پر شائع ہوسکتی ہے۔اس کا جائزہ لیں کہ اگر کم قیمت پر شائع ہوسکتی ہے تو شائع کرلیں۔ بلکہ جو بھی کم قیمت پر ہوتی ہے۔اس کو شائع کرلیں۔

اس کے بعد سیکرٹری سمعی و بصری نے بتایا کہ اس وقت کینیڈا میں چار پروگراموں کی ریکارڈنگ کی جارہی ہے۔

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: زیادہ پروگرام ہونے چاہئیں۔آپ کے پاس Potential زیادہ ہے۔کینیڈا کے مختلف علاقوں سے کروائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ نے بتایا کہ ان کے سال میں اوسطاً 17 رشتے ہوتے ہیں۔اس وقت 376 لڑکیاں اور 288 لڑکوں کے کوائف موجود ہیں۔ان کی لسٹ تبشیر لندن بھی بھجوائی تھی۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ ہر مہینہ ان سے پوچھا کریں کہ کتنے رشتے کروائے ہیں؟ جہاں یہ سست ہیں وہاں آپ ان کو تیز کریں اور جہاں آپ سست ہیں یہ آپ کو تیز کریں گے۔

بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری امور عامہ سے استفسار فرمایا کہ آپ کے شعبہ کے بارہ شکایتیں آتی رہتی ہیں۔ابھی کل ہی ایک درخواست آئی تھی کہ میں بہت دفعہ امور عامہ کو کہہ چکا ہوں لیکن وہ فیصلہ Implement نہیں کروارہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اصل میں یہاں اعتماد نہیں ہے۔لوگوں کو امور عامہ پر اعتماد ہونا چاہئے۔ لوگوں میں یہ تاثر پیدا ہوگیا ہے کہ یہاں Favouritism بہت چلتی ہے۔ کہتے ہیں مردوں کی باتیں زیادہ سنی جاتی ہیں عورتوں کی کم۔ یا اگر دوست آجائیں تو ان کو زیادہ ترجیح دی جاتی ہے اوردوسروں کو کم۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں لڑکیوں کے مسئلے ہورہے ہیں تو آپ سیدھی طرح کہا کریں کہ تم عدالت جاؤ۔ اگر Domestic Violence کے کیس ہوتے ہیں، دودفعہ سے زیادہ شکایت ہو تو تیسری دفعہ لڑکی سے کہو کہ تم پولیس کے پاس جاؤ۔ چند لوگوں کو پولیس اندر کرے گی تو خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔اگر جماعت کی بدنامی ہوتی ہے، بیشک ہوتی رہے۔اگر کوئی دودفعہ ہاتھ اٹھاتا ہے Abuse کرتا ہے تو تیسری دفعہ لڑکی کو کہیں کہ اگر وہ چاہتی ہے تو پولیس میں چلی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ چندہ دہندگان کی تعداد 5490 ہے اور نادہندگان کی تعداد ایک ہزار بارہ ہے۔اس کے علاوہ موصیان کی تعداد 5991 ہے۔ اس میں 1818 پاکٹ منی (Pocket Money) والے ہیں۔

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصیان اور چندہ عام ادا کرنے والوں کے معیار کا تفصیل سے جائزہ لیا اور فرمایا:

موصیان کا معیار چندہ عام ادا کرنے والوں سے بہتر ہے۔ اس میں ویسے مزید بہتری لائی جاسکتی ہے۔لیکن، اگر چندہ عام دینے والے لوگ اپنے حالات کی وجہ سے نہیں دے سکتے یا کم شرح پر دینا چاہتے ہیں تو آپ کو پتہ ہونا چاہئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ان پر زبردستی بوجھ ڈالیں لیکن ان کو بھی علم ہونا چاہئے اور آپ کو بھی کہ وہ اپنے حالات کی وجہ سے پورا چندہ نہیں ادا کررہا ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جو سیکرٹریان مال ہیں اور ریجنل سیکرٹریان ہیں وہ Groundlevel پر دورے کریں اور اچھا کام کرنے والے ہوں تو کام میں مزید بہتری آسکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری تعلیم القرآن نے اپنے شعبہ کی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ ہم نے پچاس سالہ جشن کے سلسلہ میں 313 واقفین عارضی کا پروگرام بنایا تھا۔

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب آپ 313 پر نہ رہیں، اب تو تین ہزار 313 ہونے چاہئے تھے۔آپ کی جماعت کی تعداد 12 ہزار سے زیادہ ہے اوراس میں صرف 313 کا ٹارگٹ ہے۔ آپ ٹارگٹ ہی تھوڑا رکھتے ہیں۔ بوڑھوں والا ٹارگٹ نہ رکھیں، جوانوں والا رکھیں۔ کم سے کم ایک ہزار کا ٹارگٹ رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر سیکرٹری تحریک جدید نے بتایا کہ تازہ رپورٹ کے مطابق ان کی ٹارگٹ سے زیادہ وصولی ہوچکی ہے۔

اس پر حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

اس کے بعد سیکرٹری جائیداد سے مخاطب ہوتے ہوئے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

کہ:

میں نے کہا ہے کہ آرکیٹیکٹ تلاش کریں جو آپ کو (بیوت) کے نقشے بنا کر دیں۔ Low Cost (بیوت) ہوں۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ Material کم استعمال کرنا ہے یا گنجائش کم رکھنی ہے۔ 150 سے 200 نمازیوں کے لئے (بیوت) بنوانے کا مقابلہ کروائیں۔ دوسری بات آپ اپنا سارا ریکارڈ Computerized کریں۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں جو جماعتی طور پر گھر خریدتے ہیں اور جو مشن ہاؤس، (بیوت) اور دوسری جگہیں ہیں ان سب کی تین سال بعد Repair ہونی چاہئے۔ ہم لوگ ایک دفعہ پراپرٹی بنالیتے ہیں، اس کے بعد بھول جاتے ہیں اور آئندہ سے مشن ہاؤس اور عمارتوں کے نقشے اس طرح بنائیں جو یہاں کا Architecture اور یہاں کی سہولتیں اور ضروریات کے مطابق بھی ہو اور جماعتی ضروریات کے مطابق بھی ہو۔ یہ نہیں کہ چونکہ اس طرح کا نقشہ بنانے کا رواج ہے اس لئے ویسا بنایا جائے۔ مشنری کا اگر گھر بنانا ہے، مشن ہاؤس بنانا ہے، اس میں پردہ کا انتظام ہونا چاہئے۔ کچن با پردہ ہو، Dining Room میں اگر کوئی مہمان آتا ہے تو اسے Kitchen سے الگ ہونا چاہئے۔ Lounge کا بھی پتہ ہونا چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ اگر مرد مہمان آتے ہیں تو عورت کچن یا کمرہ میں بند ہو جائے یا پھر کھلے طور پر سامنے آنا شروع ہو جائے اور بے پردگی ہو۔ ایسی باتوں کو ذہن میں رکھ کر نقشے بننے چاہئیں۔ کم ازکم دو بیڈ روم ہونے چاہئیں اور Washroom بھی دو ہونے چاہئیں۔ ٹبوں کا رواج بالکل ختم کر دیں۔ صرف Shower ہونا چاہئے۔ کسی کو ٹب استعمال کرنا آتا نہیں ہے لیکن پھر بھی گھروں میں لگا لیتے ہیں۔ اب کسی کے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ Jacuzzi اور ٹب میں بیٹھ کر نہائے۔ یہ صرف فیشن ہے۔ بھیڑ چال نہیں ہونی چاہئے بلکہ اپنی سہولت دیکھنی چاہئے۔ تو اس حساب سے گھروں کے اور مشن ہاؤسز کے نقشے بنوانے چاہئیں۔ میں جہاں بھی رہتا ہوں جیسے سرائے محبت ہے اس میں کافی نقص ہیں۔ پتہ نہیں کس نے بنایا ہے۔ میں آپ کو بتاؤں گا وہ سارے نقص کیسے دور کرنے ہیں۔

اس کے بعد سیکرٹری جائیداد نے بعض پراپرٹیز کے حوالہ سے Presentation دی۔ اس پر حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Durham میں خریدی گئی عمارت کے حوالہ سے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: یہاں کوشش کریں کہ مشنری ہاؤس بھی ہو۔ (بیت) بغیر امام کے کوئی چیز نہیں ہے۔ اس عمارت میں کمرے کافی ہیں اور غسلخانے بھی ہیں۔ اس میں (مربی) کی رہائش بن سکتی ہے۔

سیکرٹری وقف نو سے مخاطب ہو کر حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وقف نو کے حوالہ سے دس پندرہ باتیں تو میں نے خطبے میں بتا دی ہیں اور سپیشل ہونے کے لحاظ سے لائحہ عمل میں نے آپ لوگوں کے سامنے رکھ دیا ہے۔

اس پر سیکرٹری صاحب وقف نو نے عرض کیا کہ سب سے پہلا پلان یہی ہے کہ وہ خطبہ سارے والدین تک پہنچایا جائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر آڈیٹر نے بتایا کہ 67 جماعتوں کا ریگولر آڈٹ کیا ہے۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جماعتی پراجیکٹس کے اکاؤنٹس آپ کے پاس ساتھ کے ساتھ آنے چاہئیں۔ تاکہ آپ کو پتہ لگے کہ صحیح خرچ کر رہے ہیں یا نہیں؟ پروجیکٹ کے ہر Phase کا پتہ ہونا چاہئے کہ اب تک اتنا خرچ ہو چکا ہے اور اتنا Estimate تھا اور اس سے زیادہ خرچ ہوا۔ آپ کے پاس پوری تفصیل ہونی چاہئے۔ مختلف Stages میں جو بھی Construction ہو رہی ہے اس کا پتہ ہونا چاہئے کہ یہ بنے گا اور یہ خرچ ہوگا۔ آپ دیکھیں کہ وہ اس کے مطابق ہو رہا ہے کہ نہیں۔ آپ آڈیٹر ہیں یہ تو آپ کو پتہ ہونا چاہئے۔ آپ نے وہ کام کرنا ہے جو آڈیٹر کا کام ہے۔ آڈیٹر ہر تیسرے مہینے مختلف Stages کی Expensive کا حساب دیکھتا ہے کہ وہ حساب سے چل رہے ہیں یا نہیں اور محاسب نے اکاؤنٹ کو رجسٹر کرنا ہوتا ہے۔ محاسب نے بس یہاں تک رہنا ہے۔ اس پر اعتراض نہیں کرنا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر امیر صاحب نے بتایا کہ فنانس کمیٹی میں آڈیٹر صاحب بطور ممبر نہیں شامل ہیں۔

اس پر حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: فنانس کمیٹی میں بھی آڈیٹر ہونا چاہئے۔ آپ کے قوانین میں اگر یہ نہیں ہے تو ہونا چاہئے۔ آپ تو یہیں رہتے ہیں اس لئے وقت بھی دے سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ جو مختلف شعبہ جات خرچ کرتے ہیں ان کا بھی آڈٹ کرتے ہیں؟

اس پر آڈیٹر صاحب نے بتایا کہ ان شعبہ جات کی Financial Statement کو Review کرتا ہوں۔

اس پر حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کا کام دیکھنا یہ ہے کہ سارے بجٹ صحیح چل رہے ہیں یا نہیں؟

حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ دعوت الی اللہ سے استفسار فرمایا کہ آپ کے پاس اپنے بجٹ کا پورا Access ہے؟ جتنا چاہے خرچ کر سکتے ہیں؟

اس پر سیکرٹری دعوت الی اللہ نے عرض کیا کہ انہیں بجٹ مل جاتا ہے اور اس کے خرچ میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن جب پانچ ہزار سے زائد خرچ ہو تو ہم Finance Department کو کہتے ہیں کہ اس کو Review کرلیں۔

اس پر حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے اگر بجٹ بنا کر دے دیا کہ یہ یہ خرچ ہوگا اور پھر عاملہ اور شوریٰ نے اس کو پاس کر دیا تو اس کے بعد آپ نے صرف یہ دیکھنا ہے کہ میں نے کام کرنا ہے اور کر کے دکھانا ہے۔ اس پر پیسے مل جانے چاہئیں۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سوال یہ ہے کہ آپ نے لٹریچر شائع کرنا ہے۔ مثلاً آپ نے بجٹ دیا کہ آپ نے پچاس ہزار کی تعداد میں کتاب لائف آف محمد شائع کرنی ہے اور یہ عاملہ اور شوریٰ نے پاس کر دیا تو اس کے بعد Finance کمیٹی کے ریویو کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے تو Finance کمیٹی کو شروع میں بتا دیا کہ اس کام کے لئے اتنا بجٹ ہے تو پھر Finance کمیٹی کا کوئی کام نہیں کہ اس میں روک ڈالے۔

اس پر امیر صاحب کینیڈا نے عرض کیا کہ آمد ساتھ ساتھ آرہی ہوتی ہے اس لئے اگر کوئی Department شروع میں ہی اپنا سارا بجٹ لینا چاہے تو مشکل ہو جاتا ہے۔

اس پر حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ایک Department نے سال کے شروع میں ہی خرچ کرنا ہے اور اسی میں ان کا فائدہ ہے تو پھر آپ ان کو کس طرح روک سکتے ہیں؟ اس لئے آپ کے پاس ایک Reserve ہونا چاہئے۔ ایک تو ہر شعبے کے نارمل اخراجات ہوتے ہیں لیکن اگر شعبہ (دعوت الی اللہ) نے یہ پلان بنایا کہ یہ کتاب لائف آف محمد شروع میں ہی شائع کرنی ہے اور اتنی تعداد میں کرنی ہے اور انہوں نے تین مہینے میں یہ کتاب فلاں فلاں جگہ دینی ہے تو ان کی ڈیمانڈ پوری ہونی چاہئے۔ اس طرح کی چیزیں تو اس وقت Review کرنی چاہئیں جب شروع میں بجٹ بنتا ہے۔

فنانس کمیٹی کا یہ کام نہیں ہے کہ آخری وقت میں روکیں ڈالنا شروع کر دے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کینیڈا جماعت ہر چیز آخری وقت میں پلان کرتی ہے۔ پہلے سے کوئی پلاننگ نہیں ہوتی۔ جب آخری وقت آتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ بھی کر دو، وہ بھی کر دو۔ اس لئے فنانس کمیٹی کا کام ہے کہ شروع میں شعبہ جات کے بجٹ ریویو کرے اور ان سے پوچھے کہ تم لوگوں نے یہ بجٹ بنا کر دیا ہے اور اس کو کس کس مہینہ میں خرچ کرنا ہے؟ اور اس کے بعد آپ کے Reserve میں Allocation ہونی چاہئے کہ اس میں سے اتنا (دعوت الی اللہ) کو دیا، اتنا اشاعت کے لئے ہے۔ مثلاً اگر اشاعت والے اگر کوئی کتاب شائع کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ظاہر ہے ایک ہی وقت میں رقم کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے فنانس کمیٹی شروع میں ہی اس کے مطابق دیکھا کرے اور شروع میں ہی شعبوں کو بتا دیں کہ تم یہ چیز فلاں مہینہ شائع نہیں کر سکتے۔ تمہیں فلاں مہینے میں بجٹ ملے گا۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب آپ نے ایک مرتبہ بجٹ شوریٰ میں بھی Discuss کرلیا اور منظور کر کے مجھے بھیج دیا تو اس کے بعد فنانس کمیٹی کا کوئی حق نہیں بنتا کہ اس میں روکیں ڈالے۔ ہاں اگر کوئی شعبہ اپنے بجٹ سے زائد جانا چاہتا ہے یا اس میں تبدیلی کرنا چاہتا ہے تو تب اس کو فنانس کمیٹی میں Discuss کریں۔

اس پر آڈیٹر نے عرض کیا کہ پلاننگ میں واقعی کمی ہے۔ جب کوئی چیز فوری لینی پڑتی ہے تو مہنگی ملتی ہے۔ اس میں بہتری لانے کی ضرورت ہے اور اس میں ہر شعبہ کی مدد چاہئے ہوتی ہے۔

اس پر حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی۔ ہر شعبہ کو باقاعدہ پلاننگ کر کے بجٹ منظور کروانا چاہئے۔ اگر ماہوار نہیں بھی دیا تو Quarterly پلان دینا چاہئے۔ اگر پلاننگ کریں تو پھر مسائل نہ ہوں۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہی۔

تقریب آمین

بعدازاں حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الذکر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 41 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم ایان احمد، مطہر احمد، عروب احمد، محمد ڈروس، جالب احمد آصف، محمود حاشر، کاشف احمد، ثمر محمود، چوہدری نعمان طارق، اوصاف احمد مرزا، عاشر احمد، عمران احمد چوہدری، حسن انعام رانا، عابد بلال اعجاز، نمیر احمد، افضل داؤد، طیب محمود

عزیزہ غزالہ رضوان، لائبہ احمد، زوبیہ عرفان، عائشہ احمد، علیشا احمد، فدیل ڈروس، نیہا شکیل راجپوت، فاتحہ صبوح، زارہ احمد، ماہا احتشام، ماہ رخ بٹ، تہمینہ رسول، نوال اعلیٰ، عاصمہ ماہرین طارق، عائشہ جہاں زیب، وردہ ارشد، مناہل شیراز، فرزانہ خالد، احمد اعجاز، ضحیٰ فاطمہ چوہدری، عطیۃ السلام کنول، عائزہ احمد، جویریہ احمد، جاذبہ گھمن

تقریب آمین کے بعد حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

☆......☆......☆......☆......☆